علمِ دلائل النبوۃ کا فکرِ اسلامی کے احیاء میں کردار

The Role of Ilm-e-*Dala'il*-un-Nubuwwah in the Promotion of Islamic Thought

* ڈاکٹر شگفتہ نوید: شعبہ علوم اسلامیہ، گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ

** آصف جہانگیر: پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گجرات یونیورسٹی، گجرات

ABSTRACT

This study aims to analyze different areas of the significance and strength of Ilm-e-Dala'il-un-Nubuwwah in the promotion of Islamic thought. This specific domain of knowledge is directly related to different fields of Islamic sciences and traditions. Ilm-e-*Dala'il*-un-Nubuwwah is of fundamental importance in maturity of Islamic beliefs, understanding of different concepts related to teachings of Qur'an, Hadith and Seerat, awareness of the purpose of Prophethood, promotion of love and regard for the Prophet of Islam (PBUH), evolution of moral values, expanding the curriculum and harmonizing the new generation of Muslims with the highest standards of research and criticism. This particular knowledge about the various aspects of prophecy has played a pivotal role in the evolution and dissemination of different features of Islamic thought. This research paper has been presented to explore and explain the diverse characteristics of the comprehensive role of the Ilm-e-*Dala'il*-un-Nubowwah in the revival of Islamic thought.

Keywords: *Dala'il*-un-Nubowwah, Hadith, Islam, Muslims, Qur'an, Seerat

ا۔ موضوعِ تحقیق کا تعارف، اَہمیت اور پس منظر

عقائدِ اسلامیہ کی پختگی، تعلیماتِ قرآن و حدیث اور علمِ سیرت سے وابستہ مختلف تصورات کی تفہیم، مقصدِ نبوت سے آگاہی، پیغمبرِ اسلام ﷺ سے والہانہ محبت کی ترویج، علم اور اَخلاقی اَقدار کی ترقی، تعلیمی نصاب کی وُسعت اور مسلمانوں کی نسلِ نَو کو تحقیق و تنقید کے اعلیٰ معیارات سے ہم آہنگ کرنے میں علمِ دلائل النبوۃ کو اساسی و کلیدی حیثیّت حاصل ہے۔ نبوت کے مختلف پہلوؤں کی جان کاری اور تفتیش سے متعلق اس مخصوص علم نے فکرِ اسلامی کے مختلف گوشوں کی ترقی و اِشاعت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ فکرِ اسلامی کے احیاء میں علمِ دلائل النبوۃ کے ہمہ جہتی

کردار کے مختلف پہلوؤں کی تلاش ووضاحت کے لئے ہی یہ تحقیقی مضمون پیش کیا گیاہے۔علومِ دینیہ وجودِ خاکی کو ایسی لطیف روشنی مہیا کرتے ہیں جو اس کو نہ صرف ہدایت کا راستہ دکھاتی ہے بلکہ عقل وشعور کو بامقصد اور درست سمت عطا کرنے کے ساتھ ساتھ معرفتِ الٰہی کا وسیلہ اور سبب بھی بنتی ہے۔علم وعرفان کی اسی امتیازی خصوصیت کی بنا پر حضرت آدمؑ خلافتِ ارضی اور مسجودِ ملائکہ جیسے اعزار سے مشرّف ہوئے۔بلکہ جملہ اَنبیاء ورُسُل کو اللہ تعالیٰ نے حکمت ودانائی، علم و دانش، فہم و فراست اور شعور و آگہی اور شرحِ صدر جیسی عظیم دولت سے نوازا۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی بعثت کا اہم مقصد لوگوں پر آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرنا، ان کو کتاب وحکمت سیکھانااوران کا تزکیہء نفس کرنا تھا۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی تعلیم وتعلم پر مشتمل ہے۔رسول اکرم ﷺ سمیت تمام پیغمبر انِ خدا مُعلّمِ اَخلاق بن کر تشریف لائے۔وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے آپ کو عملی نمونہ کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ یہ حضرات جسمانی اِعتبار سے بے عیب، نفیس طبائع کے مالک، حاملینِ معجزات وآیات اور رُشد وہدایت کی اعلیٰ صفات سے مزیّن تھے۔تاکہ لوگ بلاجھجک ان سے ہدایت ورہنمائی حاصل کرسکیں ، قبولِ ایمان کے لئے باآسانی لوگوں کی ذہن سازی کریں،ان پر مخلوق کے ضمیر واذہان مطمئن ہوں اور پیغامِ ربّانی سُننے کے لئے ان کے رویّہ میں سنجیدگی ظاہر ہو۔

انبیاء کرامؑ کے خصائص واَوصاف اور شمائل وخصائل پر مشتمل معلومات کو علمِ دلائل النبوۃ کا نام دیا جاتا ہے۔ لوگوں کی عقیدہ رسالت سے متعلق کمزوری عقیدہ توحید کی کمزوری کا سبب بنتی ہے۔اس لئے مسلم علماء وفلاسفہ نے ہر دور میں تحریر وتصنیف، تقریر وتدریس،مباحث ومجادلہ کے ذریعے نہ صرف اس علم کو فروغ دیابلکہ اس کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنے کی خاطر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں۔یوں لوگوں میں عقیدہء نبوت سے متعلق اشکالات رفع ہوئے، معجزات پر اعتماد قائم ہوا،انبیاء کرامؑ سے عقیدت ومحبت بڑھی نیز اس موضوع پر اہلِ علم کی توجہ مبذول ہوئی جس کے نتیجے میں تصنیف وتالیف کے ذوق میں اضافہ ہوا، معراج،اِنشقاق القمر اور دیگر حسّی وغیر حسّی معجزات پر اِعتقاد مضبوط ہوااوردائمی معجزات کی اَہمیّت میں اضافہ ہوا۔اس علم کی بدولت رسالتِ مآب ﷺ کی ختمِ نبوت پر لوگوں کے ایمان میں مزید پختگی آئی۔قرآنی پیشین گوئیوں کی خاص وعام کو معرفت ملی اور اس کے چیلنجز کے

سامنے بڑے بڑے زیرک اَفراد نے سرِ تسلیم خَم کیا۔اس بابرکت فن کے طفیل اہلِ علم میں منکرینِ نبوت و معجزات کے جوابات دینے کی جرأت پیدا ہوئی۔ عصمتِ انبیاء کے عقیدہ میں مضبوطی آئی ،خصائصِ انبیاء کا تصوّر پروان چڑھانیز باطل فرقوں کے دلائل کے ردّ کرنے کا شعور بیدار ہوا۔علم کی نئی نئی راہیں واہوئیں۔الغرض اس علم نے مسلم فکر کی بیداری میں جامع اور بے مثال کردار ادا کیا ہے۔لوگوں کے رویّوں کی تبدیلی اور افکار کی پختگی کتب کا کردار کلیدی حیثیت کا حامل رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں معجزات، دلائل اور خصائص پر کتب لکھی جاتی رہی ہیں۔موضوعِ سیرت سے لگاؤ رکھنے والے کئی محققین نے اس موضوع پر لکھی جانے والی متعدد کتب کے خصائص و مباحث کا تجزیہ کیا۔بعض نے کتب کے خصائص کا باہمی موازنہ اور تقابلی جائزہ لیا گیا۔علمِ دلائل النبوۃ کے اس شاندار کام کے فکرِ اسلامی کے احیاء میں کیا کردار ہے ؟مقامِ نبوت جیسے حسّاس مسئلہ سے متعلق لوگوں کی فکر اور رویّوں میں کس حد تک فرق پڑا ہے ؟ اس مضمون میں انہی اَہم اُمور پر تحقیق مقصود ہے۔سابقہ صدیوں میں نبوت و رسالت جیسے عظیم عقیدہ پر لکھی جانے والی سینکڑوں کتب نے مسلمانوں کی فکری رہنمائی میں جو کردار ادا کیا ہے اس کا علم ہونا وقت کی انتہائی اہم ضرورت ہے۔ اس علمی خلا کو پر کرنے کے لئے موضوع ہذا "علمِ دلائل النبوۃ کا فکرِ اسلامی کے احیاء میں کردار" کا انتخاب کیا گیا ہے۔موضوعِ تحقیق کا براہِ راست تعلق نبوت ورسالت سے متعلق عقائد،اہم اور دائمی معجزات کے اسلامی و سائنسی دنیا میں پائے جانے والے اثرات اور مقامِ نبوت سے متعلق اُمتِ مسلمہ میں پائی جانے والی فکری ابحاث اور نظریاتی ارتقاء سے ہے۔مقالہ ہذا تین اجزاء پر مشتمل ہے۔جزوِ اول میں موضوع کی ضرورت و اہمیت اور اس کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔دوسرا جزو اُمتِ مسلمہ کے فکری احیاء میں پائے جانے والے علمِ دلائل النبوۃ کے کردار پر مشتمل ہے اور تیسرے جزو میں خلاصہ بحث تحریر کیا گیا ہے۔

۲۔علمِ دلائل النبوۃ کا فکرِ اسلامی کے احیاء میں کردار

قرآن و حدیث ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔نجاتِ دارین کا دار و مدار ان پر عمل پیرا ہونے میں پنہاں ہے۔حالات وواقعات اور ضروریات کے پیشِ نظر دیگر کئی علوم ان کی تفہیم و توضیح اور تشریح و تسہیل کے لئے وجود میں آتے رہے ہیں۔صرف و نحو، منطق و بلاغت، تجوید و قراءات، اُصولِ تفسیر، اُصولِ فقہ اور اُصولِ حدیث

وغیرہ متعدد علوم کی بنیاد قرآن وسنت کی تفہیم کی خاطر ڈالی گئی ۔ فنِ علمِ حدیث میں احادیث کے بارے وسیع پیمانے پر کام ہوا۔ علمِ عقائد عقائدِ اسلام سے متعلق معلومات پر مبنی ہے۔ علم الانساب، علم التواریخ اور علم الادب وہ قدیم علوم ہیں جن کی ضرورت ہر دور میں محسوس کی گئی ۔ علمِ سیرت کا آغاز سرکار دوعالم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو محفوظ کرنے اور سمجھنے کی خاطر وجود میں آیا ۔ علمِ دلائل النبوۃ کا مقصد انبیاءورُسل بالخصوص خاتم المرسلین ﷺ کی نبوت کے دلائل فراہم کرنا، اس بارے پیدا ہونے والے تمام اشکالات کے عقلی و نقلی دلائل دینا، مذاہبِ باطلہ کے فاسد نظریات کو ردّ کرنا نیز انکارِ نبوت کے فتنوں کا قلع قمع کرنا ہے جو ہر دور میں ظاہر ہوتے رہے ہیں، ذیل میں اس نظریاتی علم کے چند اہم کردار و اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے جو اسلامی فکر کی بیداری میں واضح طور پر محسوس کئے گئے ہیں۔

i۔ بعثتِ انبیاء کے مقاصد سے آگاہی

اللہ تعالیٰ نے چار کتب ، متعدد صحائف ایک لاکھ سے زائد انبیاء مبعوث کئے جانے والے انبیاء کرام پر نازل کئے ۔([1])یوں کتب کی نسبت انسانوں کی ہدایت کا زیادہ تر انحصار انبیاء کرام ؑ کی بعثت پر رہا۔ اُمت کو کتاب و حکمت کی تعلیم دینا اور ان کے تزکیہ نفس کا اہتمام کرنا چونکہ فرائضِ نبوت کا حصہ ہیں۔([2])لہذا اس عظیم مقصد کی بجاآوری کے لئے انبیاءورُسل کی بعثت کا سلسلہ کرہ ارض پر پہلے انسان کی آبادکاری کے ساتھ ہی شروع ہوگیا۔ کئی لوگ وجودِ باری تعالیٰ کے اِنکار کے ساتھ ساتھ نبوت کے اِنکار میں بھی پیش پیش رہے ۔ ان نظریات کے حامل اَفراد اگرچہ ہر دور میں پائے گئے لیکن ایک مضبوط و منظم شکل میں ایسے لوگوں نے بیسویں صدی میں سر اٹھایا ۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم کے بقول:

---

[1] أبو حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي البحر المحيط في التفسير، المحقق: صدقي محمد جميل (بيروت: دار الفكر، 1420ھ-، ج۹، ص۱۲۵

[2] آل عمران 03:64

"کارل مارکس کے اقتصادی و سماجی نظریات پر مبنی نظام اشتراکیت نے مادہ پرستی کو فروغ دیا اور مذہب سے نفرت کی تشہیر میں تقریباً75 سال تک بڑی تگ و دو کی اور معاملہ یہی تک ختم نہ ہوا بلکہ دنیا بھر میں جہاں جہاں لادینی قوتیں متحرک تھیں ان کی ہر لحاظ سے سرپرستی کی گئی۔" (1)دہریوں کے عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں

" اشتراکی نظام کے دلدادہ لوگوں کے گروہ کو پاکستان میں دہریے یا بائیں بازو کے حامی کہا جاتا ہے۔" (2)

یہ وہ وقت تھا جب اشتراکی اور کمیونسٹ ممالک میں بے دین نظریات کو یوں فروغ ملا کہ لیبرل ازم کی طرح اشتراکی نظام حکومت میں بھی مذہب کو خارج سمجھا گیا اور لوگوں کو دین و مذہب سے بیزار اور متنفر کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ اُمت کے جید فضلاء و فلاسفہ نے علمِ دلائل النبوۃ کی وجہ سے اس فتنے کا بروقت تدارک کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

ii۔ معراج النبی ﷺ کا سائنسی مطالعہ

قرآن مجید نے عرب دنیا کو زبان و کلام سے جبکہ واقعہ ءمعراج نے پوری کائنات کو سائنسی اِعتبار سے عاجز کیا ہے ۔اس عظیم مُعجزہ کی حقانیت پر ایمان سائنسی ترقی کے اس دور میں کافی حد تک آسان ہو چکا ہے ۔ سائنسی نقطہ ءنظر سے اس معجزہ کا مطالعہ اور تحقیق و تنقید کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ علمِ دلائل النبوۃ کی بنا پر جادو اور مُعجزات میں پائے جانے والے فرق کی وضاحت عقلی ادلّہ سے کی گئی ہے۔(3) اس موضوع پر محمد حسین ہیکل اپنی تحقیق کا لُبِ لباب یوں بیان کرتے ہیں:

" متکلمین کی معراج کی دونوں صورتوں (جسمانی اور روحانی) پر بڑی تفصیل سے بحثیں کی گئی ہیں جنہیں ایک جگہ جمع کیا جائے تو تقریباً دس ہزار صفحات درکار ہوں گے۔" (4)

معراج النبی ﷺ کے حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے ایک جگہ یوں رقمطراز ہیں:

---

1 پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، قرآن اور جدید سائنس(لاہور: فیروز سنز لمٹیڈ ،2000 ء)،43

2 م۔ن

3 شیخ عبد العزیز ، معراج النبی ﷺ اور انبیاء علیہ السلام (لاہور: نگارشات پبلشرز ،24 ، مزنگ روڈ ،2016 ء)،48-45

4 محمد حسین ہیکل ، حیاتِ محمد ﷺ (لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار ،2010 ء)،293

" دورِ جدید کا علم روحانی اور جسمانی دونوں کو تسلیم کرتا ہے۔" (1)

کانسٹنٹ واجل جیور جیو واقعہءمعراج میں آپ ﷺ کے سفر کو آئن سٹائن کے نظریہء اضافیت کے اُصولوں کے عین مطابق قرار دیتا ہے۔(2)اس نے کششِ ثقل کے قوانین کے مطابق بھی سفر معراج کو درست قرار دیا ہے۔ مؤلف کا کہنا ہے کہ جن مسلمانوں کا عقیدہ بیداری میں معراج کا ہے وہاں طبعیات کی ابحاث چھیڑنا ضروری نہیں۔ (3)سر سیّد احمد خاں معراج واَسراء کی روایات کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس بارے تمام تر حدیثیں اور روایتیں مختلف اور متعارض اور متناقض ہیں۔لہذا کوئی بھی قابلِ اِعتبار نہیں ۔(4)

یوں معجزۂ معراج نے جدید دور کے کئ متکلمین اور مفکرین میں مُعجزات سے متعلق تائیدی فکر پیدا کی ہے جبکہ کئی مسلم مفکرین استشراقی فکر کا شکار ہو کر اس کو قانونِ خداوندی کے مخالف قرار دے کر انکار کر بیٹھے۔یوں مسلم معاشرہ میں معجزۂمعراج کے بارے مثبت اور منفی دونوں طرح کے افکار نے جنم لیا۔

iii۔ معجزات سے متعلق حقیقی رہنمائی

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کو معجزات تائیدِ رسالت کی خاطر عطا کئے جن کو تسلیم کرنا ایمان کا حصّہ اور اشاعت وتبلیغ کا ایک نہایت معتبر اور مضبوط ذریعہ ہیں۔پیغمبرِ اسلام ﷺ کے اہم ترمُعجزات میں کھانے پینے میں برکات کا ظہور، شجر و حجر اور جانوروں سے ہم کلامی، پیشین گوئیاں، شقِ صدر ، انشقاق القمر ، معراج و اسراء اور قرآن مجید وغیرہ ہیں۔ ان مُعجزات پر اب تک درجنوں علمی مقالہ جات، مباحثے، مجادلے اور کتب منظرِ کتب عام پر آچکی ہیں۔ سیرت نگاروں نے ان کو بڑے اِہتمام سے جمع کیا ہے۔ان کے بارے اہلِ علم کے مختلف خیالات

---

1 م۔ن، 299

2 جیور جیو کانسٹنٹ ور جل ، محمد ﷺ پیغمبرِ اسلام ، مترجم: مشتاق حسین (لاہور: ادارہ ترقی فکر / 315 سی ، فیصل ٹاؤن ، اگست 2009ء)، 153,154

3 م۔ن

4 مولانا محمد اسماعیل پانی پتی ، مقالاتِ سر سیّد احمد خاں (لاہور: مجلس ترقی ادب)، 713

و نظریات ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ معجزہ خوارقِ عادت اُمور کا نام ہے۔ بعض نے اس کے لئے کئی شرائط بیان کی ہیں ۔جبکہ بعض آئمہ محققین کی رائے کے مطابق مُعجزہ نبوت کے یقین کے لئے کافی نہیں۔([1])امام غزالیؒ اس بارے میں کہتے ہیں کہ خوارقِ عادت پر مکمل اعتماد کی بجائے اسے قرائنِ نبوت کی ایک دلیل قرار دیا جاسکتا ہے۔ موصوف نے مُعجزات سے متعلق کلامی اِعتبار سے تفصیل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔([2])امام رازیؒ کی مُعجزہ پر کلامیانہ انداز کی ابحاث ان کی کتب شرحِ مواقف اور مطالبِ عالیہ میں موجود ہیں۔برِّصغیر کے علمائے متکلمین میں ایک اہم نام شاہ ولی اللہؒ کا ہے۔ مُعجزات پر ان کی تفصیلی ابحاث "التفھیمات الالٰھیۃ" میں ہیں۔([3])یوں مسلم محقیق و مفکرین نے اس کی نہایت شاندار توضیحات کی ہیں۔ غیر مسلم مفکرین نے بھی اپنے اپنے مؤقف اور نقطہ ہائے نظر کو بیان کیا ہے ۔کتب ِحدیث میں اس کے لئے علامات و اعلام کے الفاظ ذکر کئے گئے۔اس کی تقسیم مختلف حوالوں سے کی گئی ہے۔مثلاً قرآن مجید ایک دائمی اورآفاقی مُعجزہ ہے جس کی اَہمیّت و افادیت ہر دور میں مسلّم رہی ہے ۔ اس کی تحدّی کا جواب دینا آج بھی اسی قدر ناممکن ہے جتنادورِ قدیم میں تھا۔اہل ِعرب کلامِ الٰہی کے سامنے آج تک مرعوب ہیں اور اس کے اعجاز کو مختلف وجوہ سے ذکر کیا گیاہے۔(4) قاضی عیاض مالکی اعجازِ قرآن کے مضبوط دلائل قرآنی آیات سے دیتے ہیں۔ (5)علامہ ماوردی ؒنے اعجازِ قرآن پر منطقی اور کلامی انداز میں بحث کی ہے ۔ ان کلامیانہ مباحث کے قرآن کی اَہمیّت پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

---

[1]مبشر حسین / عبد الکریم عثمان، دورِ جدید میں سیرت نگاری کے رجحانات، 348

[2]اس موضوع پر ان کی کتاب تھافۃ الفلاسفہ میں وضاحت موجود ہے۔یوں تو آپ کی کلامیانہ مباحث متعدد کتب میں پائی جاتی ہیں۔

[3]حجۃ الاسلام شیخ قطب الدین احمد المدعو بالشاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی، التفھیمات الالٰھیۃ(الہند: المجلس العلمی، 1355ھ 163,164،)

4 قاضی عیاض الیحصبی، الشفاء ، بتعریف حقوق المصطفٰی ﷺ (دار الفکر للطباء والنشر والتوزیع 1409 ھ)، 258:1

5م۔ن ، 260:1

(1)دلائل کی کتب میں موجود اعجازِ قرآن پر مبنی ابحاث سے قرآن مجید کی اثر انگیزی کو مناطقہ نے نہ صرف قبول کیا ہے بلکہ ان کا جواب دینے سے بھی قاصر رہے ہیں۔ امام بیہقیؒ نے بھی دلائل النّبوۃ کے مقدمہ میں قرآن مجید کے مُعجزہ کو نبوت کی مضبوط دلیل قرار دیتے ہوئے کلام کیا ہے ۔(2) عبد الرحمن ابن الجوزی قرآن مجید کو سب سے بڑا مُعجزہ قرار دیتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

''فی ذکر مُعجزہ الاکبر وھو القرآن العزیز"(3)

"سب سے عظیم مُعجزہ یعنی قرآن مجید کے ذکر کے بارے میں"

الحاصل علمِ دلائل النبوۃ کی ترویج سے قرآن مجید اوراس کے علاوہ دیگر معجزات مثلاً معراج، شقِ صدر اور انشقاق القمر وغیرہ کی افادیت واضح ہوئی۔اور اقوامِ عالم بالخصوص مسلم معاشرہ کے فکری پس منظر میں اس کے اثرات نمایاں ہیں۔

iv۔ ختم نبوت پر یقین محکم

انبیاء کا چناؤ منتخابِ خداوندی ہے۔عبادات واعمال اور خواہشات انسانی کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ نبوت کا آغاز حضرت آدمؑ سے اور اِختتام سیّد الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر ہُوا۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب محفوظ، شریعت کامل، آفاقی، عالمگیر اور قیامت تک لے لئے قابلِ عمل ہے۔اب کسی نبی کی چنداں ضرورت نہیں۔غیر مسلم اقوام نے مختلف جہتوں سے رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کی اَہمیّت کو کم کرنے کی کوششیں کیں یہاں تک کی کذاب ودجال نبوت کے دعویٰ داروں کی شکل میں فتنوں کا ظہور ہوتارہا۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قرآنِ کریم کی متعدّد آیات سے پیغمبرِ اسلام ﷺ کا خاتم المرسلین ہونا واضح ہے۔ اس علم نے اس رجحان کو لوگوں کے قلوب واذہان میں مزید راسخ کیا ہے۔کتبِ سیرت میں بکثرت مقامات پر ختمِ نبوت کی ابحاث موجود ہیں

---

1 ابوالحسن الماوردیؒ ، أعلام النبوۃ(بیروت: دارالمکتبۃ الھلال،1409 ھ)،91:1

2 احمد بن الحسین البیھقی ، دلائل النبوۃ ،مقدمہ:58

3 علی بن ابی الکرم ابن الجوزی، الوفا ,413:1

۔ابو الحسن معتزلی نے تثبیت دلائل النّبوۃ میں(1)، ابو نعیم الأصبھانی نے دلائل النّبوۃ میں(2)، علامہ ماوردیؒ نے أعلام النّبوۃ میں(3) نیز امام بیہقیؒ نے دلائل النّبوۃ کے مقدمہ کے علاوہ دیگر ابحاث میں ختمِ نبوت کے عنوان پر کلام کیا ہے۔ (4)علاوہ ازیں تقریباً ہر سیرت نگار نے اس مبحث پر خصوصیت سے روشنی ڈالی ہے۔ ختمِ نبوت کی ان ابحاث کی بدولت اہلِ اسلام کو نہ صرف اس موضوع پر لکھنے کا ذہن ملا بلکہ اس سے متعلق جامع معلومات کے حصول میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئی ۔ اب جبکہ دنیا ایک گلوبل ویلج کی شکل اختیار کر چکی ہے اس لحاظ سے اس کی اہمیّت اور زیادہ بڑھ چکی ہے۔کئی تحاریک اس مقصدِ عظیمہ کی خاطر فعّال ہو کر علمی مقالہ جات قلمبند کرنے کے ساتھ ساتھ تصنیفی، تقریری اور تشہیری میدان میں سرگرم عمل ہیں۔

V۔ذاتِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق مسلکی اختلافات کا رجحان

اس علم نے انبیاء کرامؑ کے اَوصاف و خصائص اور نبوت کے حقائق کو روزِ روشن کی طرح واضح کیا ہے۔ مسلم مفکرین بالخصوص برِصغیر کے کئی مذہبی طبقات اس حد تک متشدّد رویہّ اپنایا کہ دوسرے کو زیر کرنے کی خاطر تمام تر اَخلاقیات کو بالائے طاق رکھ دیا۔ یوں مسلمانوں کے آپس میں ذاتِ پیغمبر ﷺ سے متعلق کئی مسائل زیرِ بحث رہے ہیں۔ان میں نور و بشر، علمِ غیب، علم کلی و جزوی، حاضر و ناظر، درود و سلام خصوصاً بحالتِ قیام، حیات برزخی، محافلِ میلاد کا منانا یا نہ منانا، سایہ اقدس کا وجود یا عدمِ وجود وغیرہ کی ابحاث شامل ہیں۔ مناظروں کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا ایک طویل سلسلہ ماضی قریب میں جاری رہاہے۔مفتی احمد یار خان نعیمی کی کتاب" جاء الحق"اور مفتی محمد نعیم کی" ادیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم"،ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی میلاد النبی ﷺ نامی کتاب اور ان کے جواب میں ہارون عبد اللہ کی لکھی جانے والی تالیف بعنوان"میلاد النبی ﷺ پر ڈاکٹر طاہر القادری کے دلائل اوران کی حقیقت" اس منہج کی نمائندہ کتب ہیں۔یوں یہ ایک بہت بڑا اور وسیع سلسلہ چلا آرہاہے کہ ایک مسلک کے ایک عالمِ دین نے کوئی

---

[1]عبد الجبار المعتزلی، تثبیت دلائل النبوۃ(القاھرہ: دار المصطفی، شبرا، س ن)، 6:1

[2]ابو نعیم الأصبھانی، دلائل النبوۃ، 159:1

[3]ابو الحسن الماوردی، أعلام النبوۃ، 175,176,199:1

[4]احمد بن الحسین البیھقی، دلائل النبوۃ، 537

کتاب لکھی تو دوسرے نے اس کو رد کرنے کے لئے نہ صرف حتی الوسع کوشش کی بلکہ مخالفت میں بسا اوقات عقلی و نقلی دلائل کی نسبت اَخلاقی قدروں کو پال کرنے کی طرف زیادہ توجّہ دی گئی۔

vi- علمی و تحقیقی کاوشوں کا ذوق

علمِ دلائل النبوۃ کی بدولت رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر محققین کا کام مختلف جہات واَطراف سے کیا گیا۔اس اہم پہلو پر متعدد علمی مباحثوں ودروس کے لیے ورکشاپوں اور کانفرنسوں کا اِنعقاد بھی کیا گیا ۔ علمی دروس کی جمع آوری کی ایک مثال ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کے دروسِ سیرت ہیں۔ سیرت کے دیگر حالات و واقعات کے ساتھ مُعجزات کو بھی باقاعدہ درج کیا گیا۔(1)پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق سیرتی کانفرنسوں کا اِنعقاد تقریباَ ہر ملک اور جامعات میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے۔یونیورسٹیوں میں اس حوالہ سے علمی و تحقیقی مقالہ جات بھی پیش کئے جاتے ہیں۔جنرل ضیاء الحق نے18 اکتوبر1987 ء کو اسلام آباد میں" قرآن و سنت کے سائنسی مُعجزات کی کانفرنس نامی پروگرام "کا اِنعقاد کیا۔(2)اس میں مختلف مقالہ جات پڑھے گئے ۔ کراچی میں ایک کانفرنس قرآن اور سائنس کے نام سے منعقد ہوئی ۔اس میں جناب سلیم محمود نے ایک مقالہ پیش کرتے ہوئے یہ تجویز دی کہ رسول اللہ ﷺ کی معراج کی تشریح آئن سٹائن کے نظریۂ اضافیت میں تلاش کی جاسکے۔ (3)یوں سفر معراج کی سرعت پر سائنسی طریقۂ کار سے غوروخوض کی دعوت دی گئی تاکہ کلامی اُسلوب سے اس مُعجزہ کی حقیقت واضح ہو جائے ۔ معراج واسراء اور انشقاق القمر جیسے مُعجزات پر جدید طرز سے غور وفکر کرنے کے لئے سائنسی نظریات وبنیادوں پر کام جاری ہے۔

Vii ۔روایاتِ سیرت کی درجہ بندی

---

1 ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی ، دروسِ سیرت (نشریات ،2010 ء)،253

2 پرویز امیر علی ہو د بھائی ، مسلمان اور سائنس(لاہور: مشعل بکس آر بی ، ۵ سیکنڈ فلور ، عوامی کمپلیکس ، عثمان بلاک ، نیو گارڈن ٹاؤن،2003 ء)،220

3 م۔ن،223 ، 224

حدیث، سیرت اور تاریخ وہ تین علوم ہیں جن کی روایات کی جمع آوری کی شرائط اور قواعد وضوابط مختلف رہے ہیں۔ کتبِ احادیث کی طرح کتبِ سیرت کی روایات پائیدار استنادی حیثیّت نہیں رکھتی ۔ کتبِ صحاحِ ستّہ کی تدوین میں جس قدر جانفشانی سے کام ہوا اس طرح کا محتاط انداز میں کام نہ باقی کتبِ حدیث میں ہوا اور نہ کتبِ سیرت میں۔ سیرتی مواد کی روایات میں تساہل کی وجہ سے اس میں غیر معیاری روایات داخل ہو گئیں۔ المواہب اللدنیہ، معارج النّبوۃ اور مدارج النّبوۃ میں بہت زیادہ ناقابل اِعتبار اور ضعیف روایات شامل ہیں۔ ملا حسین واعظ الکاشفی الہروی کی معارج النّبوۃ تو مُستند و غیر مُستند واقعات و مُعجزات کا ملغوبہ ہے۔(1) یوں محققین نے ان کتب میں پائی جانے والی روایات کو روایت و درایت کے اُصولوں کے تحت پرکھ کر درجہ بندی کی ہے۔

Viii۔پیغمبرِ اسلام کی اَفضلیت

پیغمبرِ اسلام ﷺ کے تمام انبیاء سے افضل ہونے پر قرآن مجید میں واضح دلائل موجود ہیں۔ کتبِ احادیث میں موجود مباحث نے و حدیث کے علاوہ منطقی دلائل بھی بکثرت موجود ہیں۔(2) بخاری و مسلم میں مرقوم وہ احادیث جن میں آپ ﷺ نے فرمایا" لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ "(3)" مجھے انبیاء سے افضل نہ بناؤ۔" آپ ﷺ نے یہ بات بطور عجز و انکساری ارشاد فرمائی۔(4) جبکہ مستشرقین اور کئی مسلم مفکّرین اس کو دلیل کے طور پر ذکر کرتے ہوئے کہ کوئی نبی دوسرے سے افضل نہیں۔ مولانا وحید الدین خاں کا کہنا ہے کہ خدا کے تمام رسول ایک ہی دین لے کر آئے ۔ ان میں سے کوئی رسول نہ دوسرے رسولوں سے افضل تھا اور نہ ہی ان میں سے کسی کا دین دوسروں کے دین کے مقابلہ میں زیادہ کامل ہوا۔ (5) موصوف کی مذکورہ

1 ملاّ حسین واعظ الہروی، معارج النبوۃ (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، 1978ء)

2 عبد الجبار المعتزلی، تثبیت دلائل النبوۃ، 61:1

3 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، بَابُ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ، ح4638، 59:6)

4 ابن بطال ابو الحسن علی بن خلف، شرح صحیح البخاری لابن بطال، المحقق: ابو تمیم یاسر بن ابراھیم (الریاض: مکتبۃ الرشید، 2003م)، ج8، ص568

5 عتیق احمد قاسمی ، فکر کی غلطی (لاہور: مکتبہ تعمیرِ انسانیت ، اردو بازار)، 27

بات محض ان کی ذاتی رائے ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کی باہمی فضیلت کا ذکر موجود ہے ۔ (1) اس کے ساتھ آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور دیگر انبیاء سے برتر ہونے کا ذکر سیرت کی کثیر کتب میں موجود ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:

" أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى أَنَّ بَعْضَ الْأَنْبِيَاءِ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَعَلَى أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنَ الْكُلِّ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ وُجُوهٌ أَحَدُهَا: قَوْلُهُ تَعَالَى: وَما أَرْسَلْناكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعالَمِينَ "(2)

"اُمتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ بعض انبیاء بعض سے افضل ہیں۔ اور اس پر بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور اس پر کئی طرح سے دلائل موجود ہیں۔ جن میں ایک یہ ہے: جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: اور اے نبی ﷺ ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔"

مزید آگے لکھتے ہیں:

"فَلَمَّا كَانَ رَحْمَةً لِكُلِّ الْعَالَمِينَ لَزِمَ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلَ مِنْ كُلِّ الْعَالَمِينَ."(3)

"تو جب آپ ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں تو یہ لازم آتا ہے کہ تمام عالمین سے افضل ہوں۔"

علمِ دلائل النبوۃ کے ذریعے اُمتِ مسلمہ میں یہ شُعور کافی حد تک موجود ہے کہ آپ ﷺ کی ذات ہی جملہ انبیاء کی سردار ہے۔

Ix-روشن خیال مسلم مفکرین کی مَن مانی تاویلات کا ردّ

مسلم روشن خیال مفکرین کے انکارِ معجزات کے پسِ پردہ در حقیقت مستشرقین کی وہ تنقیدات اور اعتراضات موجود ہیں جن سے گھبرا کر انہوں نے معجزات کی مختلف تاویلات اور تشریحات کی ہیں۔ اس وجہ سے انکارِ معجزات کی راہ کئی جدت پسندوں نے ہموار کی ہے۔ مستشرقین نے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے یا اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے عداوتِ محض کا اظہار کرتے ہوئے مُعجزات اور خوارقِ عادت کا شدّت سے انکار کیا ہے۔ براہمہ نے نبوت کا

---

1 البقرة 02:353

2 اَبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن الرازی، مفاتیح الغیب = التفسیر الکبیر (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1420ھ)، 6: 521

3 م۔ن

سرے سے انکار کیا ہے۔ اہلِ فلاسفہ نے مُعجزات وخوارق کا عقل کے منافی ہونے کی بنا پر انکار کیا۔ سر سیّد احمد خاں نے واقعۂ معراج سمیت کئی مُعجزات کا اس لیے انکار کیا ہے کہ ایسی تمام روایات میں کئی اقوال مختلف ہیں جبکہ ولادت کے کئی واقعات جو ان کے نزدیک درجۂ صحت کو نہیں پہنچتے یہ ان کا نہ اقرار کرتے ہیں اور نہ سرے سے انکار کرتے ہیں۔(1) سر سیّد شقِ صدر کی حقیقت اور واقعۂ معراج کی ماہیت کے بارے لکھتے ہیں:

"افسوس ہے کہ ہمارے مفسّرین اور شارحین نے اپنی پیچ در پیچ تاویلات اور لا طائل براہین سے بجائے اس کے کہ شکوک کو رفع کریں یا غلطی کی تصحیح کریں ان الفاظ کے معنی کو اور بھی تاریکی میں ڈال دیا ہے۔"(2)

نیز سر سیّد احمد خاں شقِ صدر اور معراج کی روایات کو غیر معتبر قرار دینے کی وجہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں: "وہ حدیثیں اور روایتیں جو شقِ صدر اور معراج سے علاقہ رکھتی ہیں، وہ باہم اس قدر مختلف اور متعارض اور متناقض ہیں کہ کوئی بھی قابلِ اِعتبار نہیں ہے۔ اور ان کی صحت کی کافی سندیں بھی نہیں ہیں۔"(3) نیز شقِ صدر کے بارے لکھتے ہیں" شقِ صدر کے متعلق روایتیں ایسی مختلف ہیں کہ ان کی باہمی تطبیق نہیں ہو سکتی اور اس لیے وہ سب کی سب نامعتبر ہیں۔(4) نیز پیغمبرِ اسلام ﷺ کو کہاں سے معراج ہوئی مسجدِ حرام، حجر اور چت لیٹنے کی روایات کو مختلف اور متعارض کہہ کر خواب اور رؤیا ثابت کرنے پر بھرپور زور دیتے ہیں۔ (5) سر سیّد اور ان کے حلقۂ فکر کے یہ وہ دلائل تھے جن کی بنا پر انہوں نے مُعجزات کا انکار کیا۔ ولیم میور اور ہیوم کے معجزات کے خلاف اعتراضات سے گھبرا کر انہوں نے یہ راہ اختیار کی۔ مستشرقین کی

1 مولانا محمد اسماعیل پانی پتی، مقالاتِ سر سیّد احمد خاں (لاہور: مجلس ترقی ادب)، 770

2 م۔ن، 711

3 م۔ن، 713

4 م۔ن، 718

5 م۔ن، 720

خاطر اختیار کئے جانے والے اس رویہ سے وہ تو اسلام کی طرف مائل نہ ہوئے البتہ کئی کمزور نظریات کے مالک افراد نے اسلامی عقائد اور خیالات کے مقابل ایک جدید سوچ اور فکر کو اپنالیا۔

x۔برِّصغیر میں فکری گمراہی کا سدِباب

علمِ دلائل کے فکری اثرات نے ہر دور میں گہرے ثبوت نقش کئے ہیں۔جب بھی لادینیت نے سر اٹھایا اس کو کچلنے کے لئے اسلام کے سپوت نمودار ہوئے ۔ کبھی اہلِ فلاسفہ کے اشکال کو ردّ کرنے کے لئے امام غزالیؒ نے تہافتہ الفلاسفہ کی شکل میں جواب دیاتو کبھی مجددالف ثانی نے اپنے افکار کی روشنی میں صحیح فکر کا ایک دفعہ پھر پرچار کیا۔ حضرت مجددؒ کے مکتوب اس سلسلہ میں بہت اَہمیّت کے حامل ہیں ۔ آپ نے مجالس ، مکاتیب اور خطبات و مواعظ کے ذریعے ہندوستان کی فضا میں پھیلنے والی ملحدانہ روشوں کو ناکام بنایا ۔ دورِ جدید میں حضرت مجدّد الف ثانی کے افکار کو نئی نسلوں تک پہنچانے کیلئے کئی شخصیات اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباسی شمس نے آپؒ کے اَفکار کو" مقام نبوت" نامی کتاب کے تحت ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب میں مؤلف دورِ جدید کے مستشرقین کو جدید فلاسفہ کا نام دیتے ہیں۔ (1)موصوف نے اس میں مُعجزہ ، نبوت ، عصمتِ انبیاء اوربعثت انبیاء نیز باب سوم میں پیغمبرِ اسلام ﷺ کی نبوت کے ثبوت اور آپ ﷺ کے خصائص کو بیان کیا ہے۔ مذکورہ کتاب میں ایک اہم چیز جس کو اختصار سے ذکر کیا گیا ہے وہ فلسفہ یونانی کی غلط فہمی ہے ۔ حضرت مجدد کے دفتر سوم کے مکتوب کے تحت اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ فلاسفہ نے اپنے علوم انبیاء کی کتب سے چوری کیے جیسا کہ لکھتے ہیں:"ان کے علوم : طب ، نجوم اور تہذیب الاخلاق جو ان کے بہترین علوم شمار ہوتے ہیں ، انبیاء کی کتابوں سے چوری کیے ہوئے ہیں۔"(2)ان کاوشوں کی بناپر امت کو فکری گمراہی سے محفوظ رکھا گیا۔

xi۔خوارقِ عادت اُمور کی تفہیم

1ڈاکٹر محمد ہمایوں عباسی شمس ، مقامِ نبوت (لاہور: تحقیقات2009 ء)،14

2م۔ن، 41

وحی کے علاوہ ہمارے معاشرہ میں ایک لفظ خارقِ عادت بولا جاتا ہے۔ موجودہ دور کے جدید اذہان اس کا اطلاق مُعجزات وخصائص پر کرکے ان کے بارے منفی تاثر اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خارقِ عادت کا تصوّر کس حد تک درست ہے؟ نیز اس کا مُعجزات پر اطلاق کرکے ان کے انکار کی کس قدر جدوجہد کی جاتی ہے۔ ان اُمُور کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ جب خارقِ عادت کا لفظ سُن کر پریشان ہو جاتے ہیں اور ان کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ کہیں لوگ ہمیں بے وقوف نہ سمجھیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی مُعجزات اور خوارقِ عادت کے الفاظ پر گفتگو کرتے ہوئے اور مُعجزات کی تصدیق کرتے ہوئے یہ واضح کرتے ہیں کہ خوارقِ عادت کی اصطلاح کے پسِ پردہ استشراقی سازش اور مستشرقین سے متاثر ہونے والے افراد کا رویّہ کارفرما ہے۔ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

" ہندوستان کی عام فضا اگرچہ خدا کے فضل سے ابھی تک ایسی مسموم نہیں ہوئی کہ خوارقِ عادات کا لفظ سننے سے لوگوں کو وحشت ہونے لگے لیکن انگلش تعلیم و تربیت کے تیار کیے ہوئے نوجوانوں کی ایسی جماعت موجود ہے جو ان چیزوں کا مذاق اڑاتی ہے۔ خواہ ملحدین یورپ کی کورانہ تقلید سے یا نئی تعلیم کے خاص اثرات اور ماحول سے یا محض" ینگ مین " کہلانے کے لئے خوارق سے تمسخر کرنا ان کا فیشن ٹھہر گیا ہے۔"([1])

مُعجزات کے بارے جدید ذہنوں کی فکری اصلاح کرتے ہوئے مولانا لکھتے ہیں:

"معجزہ فی الحقیقت حق تعالیٰ کی طرف سے نبوت کی عملی تصدیق ہے۔"([2])

مولانا شبیر احمد عثمانی میں مُعجزات کی تائید کے حوالہ سے بڑی فکری مضبوطی محسوس کی جا سکتی ہے۔ اسی فکری راہنمائی کی خاطر وہ اپنے دو رسالوں اسلام اور مُعجزات میں خوارق کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"خوارق کا قانون خود خوارق کے منکروں نے بنوایا۔"([3])

[1]شبیر احمد عثمانی ، اسلام۔ معجزات(لاہور: ادارہ اسلامیات، 1956ء)، 79

[2]م۔ن، 127

[3]م۔ن، 100

یہ بات حقیقت ہے کہ جن چیزوں کو ہم خوارقِ عادت کہتے ہیں وہ ہم اپنی محدود عقل و استعداد کے بل بوتے پر کہتے ہیں ۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلا﴾ ([1])

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا مُعجزات کے منکروں کو تاکید کرتے ہیں کہ سُنَّةِ اللّٰهِ کے غیر متبدل ہونے کا مطلب سمجھیں ورنہ ترقی کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

"ہزاروں سال کے بعد گھوڑوں ، بیلوں ، اونٹوں ، ہاتھیوں کی جگہ بھاپ اور بجلی نے لے لی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خالقِ عالم نے دنیا کی عمر کا بہت ہی طویل حصّہ گزر جانے کے بعد دفاعی اور عقلی قوتوں کا ایسا جدید نظام پیدا کیا ۔ ([2])"

مطلب یہ کہ پھر سائنس کی جدید سہولیات اور ایجادات سب خوارقِ عادت ہیں ۔ کیونکہ ایسی سائنسی ترقی سے عام ذہنِ انسانی متأثر ہوتا ہے۔ یوں ہر سائنسی ایجاد خوارقِ عادت میں شمار ہوگی ۔ مُعجزات کے منکرین یہی اعتراض اولیاء کرام کی کرامات پر کرتے ہیں۔ اس ضمن مین لکھتے ہیں

" ٹھیک اسی طرح جو" خوارق عادات " اِتبّاعِ رسول اور خدائے واحد کی پرستش کا نتیجہ ہوں وہ کراماتِ اولیاء کہلاتی ہیں، جن کے مبارک و محمود ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔" ([3])

مولانا خوارقِ عادت پر ایک سادہ سی مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ جس طرح الیکشن پر لیڈر ہاتھ کھڑے کراتے ہیں۔ پھر کبھی انکار کے لئے نہیں اٹھاتے ہاتھ نہ اٹھانا بھی ضرورت اور مصلحت کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ اور ہاتھ اٹھانا تائید سمجھا جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح عام سننِ طبیعہ کے سلسلہ میں جو چیزیں ظاہر

---

[1] الفتح 48:23

[2] شبیر احمد عثمانی، اسلام۔ معجزات، 98,99

[3] م۔ن، 131

ہوں ان کو سنت اور عادت کہا جاتا ہے ۔ اس سے ہٹ کر خاص مصلحت اور حکمت کے پیشِ نظر ہونے والے معاملات کو خوارقِ عادت کہا جاتا ہے ۔([1])

یہ وہ سوچی سمجھی سازش تھی جس کے تحت مُعجزات اور نبوت کے دلائل پر مشتمل براہین کو خوارقِ عادت قرار دے کر ان کے انکار کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس فکری بے راہ روی کا ازالہ علمِ دلائل النبوۃ کے سبب ہوا۔

xii۔ فکری ارتقاء کا تسلسل

اس علم کے اثرات مختلف جہات سے نمودار ہوئے ہیں ۔ مُعجزات کی مختلف طرح سے تقسیمات عمل میں آئی ہیں۔ ابو حفص عمر بن علی بن احمد انصاری المعروف ابنُ الملقّن اس سلسلہ میں یوں رقمطراز ہیں کہ سابقہ انبیاء کے مُعجزات حسّی تھے جبکہ آپ کے مُعجزات عقلی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دعویٰ نبوت کی تصدیق کے لئے قرآنِ مجید کا معجزہ بھی کافی ہے ۔ تہافتہ الفلاسفہ وہ کتاب ہے جس میں تمام فکری و کلامی مضامین کا خلاصہ بیان ہوا ہے اور ان پر بے لاگ محاکمہ جو غزالی اور ابنِ رشد کے درمیان موضوع بحث رہا ہے، اس کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ امام غزالیؒ نے اس میں اس سوچ کے دیگر افراد کا بھی محاکمہ کیا ہے جو ابن رُشد نے اَرسطو کے تتبّع میں پیش کیا ہے ۔([2]) امام غزالیؒ کی تہافتہ الفلاسفہ کے رد میں تہافتہ التہافتہ لکھی گی۔ یوں کلامی مباحث کا ایک طویل سلسلہ جاری رہا۔

۳۔ خلاصہ بحث

علمِ دلائل النبوۃ مقامِ نبوت و رسالت سے متعلق عقائد و نظریات کا ایسا معتبر، مستحکم اور مضبوط فن ہے جس نے اسلامی فکر کے احیاء میں انتہائی شاندار اور مثالی کردار ادا کیا ہے ۔ اُمتِ مسلمہ میں انبیاء ورُسُل کی قدر و منزلت ،عزت و حرمت اور مقصدِ بعثت کے بارے عقائد و نظریات کافی حد تک واضح ہوئے ہیں۔ مختلف الانواع معجزات مثلاً فوران الماء، تکثیرِ طعام، شجر و حجر سے کلام، کے علاوہ معراج و اسراء، انشقاق القمر، پیشین گوئیاں اور قرآن مجید

---

[1] م۔ن، 129,130

[2] مولانا محمد حنیف ندوی ، تھافتہ الفلاسفہ (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ ، کلب روڈ ، س ن)، 36

جیسے فقید المثال معجزات کا کلامی اور سائنسی بنیادوں پر پرکھنے کی روایت قائم ہوئی ہے۔ معجزات کی اَہمیّت واَفادیت ، تحقیق و تنقید نیز ان کے مقاصدِ رفیعہ پر غور وحوض، تقسیم کار اور درجہ بندی عمل میں لائی گئی ہے۔ عقیدہ ختمِ نبوت، عصمتِ انبیاء، کتبِ سماویہ اور وحی پر ایمان کے ساتھ ساتھ حضرات انبیاء کے ساتھ لوگوں کی عقیدت و محبت اور ادب واحترام میں اضافہ ہوا ہے۔ مسلم علماء وفلاسفہ میں باطل فرقوں کے رد کا شعور پیدا ہوا ہے۔ روشن خیال اور استشراق زدہ مسلم مفکرین کے کھوکھلے دلائل نہ صرف اُمت پر آشکار ہوئے ہیں۔ بلکہ ان کے ناپائیدار دلائل اور غیر مستقل مفروضات پر لوگوں کا اعتقاد کم ہو چکا ہے۔ نتیجتاً علمِ نبوت سے متعلق فکری مباحثوں، جدید تحقیقات اور اس بارے تصنیفی لگاؤ نے ان لوگوں میں شعُور اجاگر کر دیا ہے۔ نیز منکرینِ نبوت کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات اور تنقیدات کی بے بنیاد حیثیت کھل کر سامنے آچکی ہے۔ الحاصل علمِ دلائل النبوۃ نے مسلمانوں کو اس مخصوص فکری جہت سے متعلق کامل اور قابلِ ستائش رہنمائی سے ہمکنار کیا ہے۔